Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۳ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۲۲ نبوت ۱۳۵۹ ہش ۲۲ نومبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۶۳

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۸ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور اقدس کو اپنی حفظ و امان میں خیریت سے رکھے اور حضور کے اعلیٰ ترین مقاصد میں معجزانہ کامیابی عطا کرے۔ اور نصرت و تائید سے نوازتا رہے، آمین

۔۰ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت فلو کی وجہ سے بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔ طبیعت میں افاقہ نہیں ہو رہا۔

احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

اسلام کا باغ، باغ محمدی ہے اس کے ثمرات ہمیشہ باقی رہیں گے

ہم بحیثیت جماعت یہ ثمرات کھا رہے ہیں اور ہم ہمیشہ اس سے حصہ پائیں گے

سپین میں دس سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے

مجلس خدام الاحمدیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(قسط اوّل)

ربوہ ۸ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسلام بے ثمر نہیں ہے۔ اسلام کا باغ، باغ محمدی ہے اور اس کے ثمرات ہمیشہ باقی رہیں گے۔ ہم بحیثیت جماعت باغ محمدی کے پھل کھانے والے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہمیشہ اس سے حصہ پائیں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں یہ شیریں پھل کھانے سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ یہ پھل خدا تعالیٰ کی عطا ہیں اور دنیا میں کون ایسا بندہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو یہ کہنے کی طاقت رکھتا ہے۔ کہ احمدیوں کو ان ثمرات سے محروم کر دو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ولولہ انگیز اور روح پرور ارشادات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز ۸ نومبر سہ پہر کو خطاب کرتے ہوئے کہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص خود کو باغ محمدی میں پاتا ہے اور اس کی جھولیاں ثمرات باغ محمدی سے بھری ہوئی ہیں اور کوئی شخص اسے یہ کہے کہ تو دھتکارا ہوا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا کہ میری جھولیوں کی طرف دیکھ یہ بھری ہوئی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ باغ محمد اللہ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اس کو خدا کے جاں نثاروں نے اپنے خون سے سینچا ہے۔ ہر صدی نے قربانیاں دے کر اسے تروتازہ رکھا ہے۔ اس باغ کے پھل اتنے میٹھے شیریں اور خوشبودار ہیں کہ جس کو ایک دفعہ اس جنت کا پھل مل جائے تو وہ ساری عمر اس کی تلاش میں گزار دیتا ہے۔ حضور نے خدام اور دیگر احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم خدا کی حمد کے ترانے گاتے رہو اور باربار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتے رہو۔ اس موقعہ پر حضور نے بار بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ ورد کرتے ہوئے باغ محمد کے شیریں ثمرات حاصل کرتے رہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطاب کے دوران ایک علمی نکتہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ امتِ مسلمہ سوا تیرہ سو سال سے متفقہ طور پر ایک نظریہ کو رد کرتی ہوئی یہ کہتی چلی آرہی ہے کہ حکومت وقت مفتیٔ وقت کے ساتھ مل کر بھی کسی پر فتوے لگا دے تو اس کو رد کر دینا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ بغیر قانونی توثیق LEGAL SANCTION کے اور بغیر قانون کے سہارے کچھ نہیں ہو سکتا اور ایسا طے کرنا عدلیہ کا کام ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ اگر کسی راہ چلتے کو ہم چور کہہ دیں تو وہ ہمارے کہنے سے جیل میں نہیں چلا جاتا۔ بلکہ اسے مجرم قرار دینے کے لئے جج کا اسے چور کہنا ضروری ہے۔ یا کسی عام آدمی کا کسی راہ گیر کو قاتل کہہ دینے سے اسے پھانسی نہیں دی جا سکتی۔ اس کے لئے عدالت کا فیصلہ ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ نظریہ امتِ مسلمہ کا متفقہ نظریہ ہے۔ اس کی مثال بیان کرتے ہوئے حضور نے واقعۂ کربلا میں شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ جب یزید بن معاویہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ تو اس نے اپنے گورنر عبداللہ بن زیاد کو اس پر مامور کیا۔ جو کہ کوفہ کا گورنر تھا۔ اس نے مفتیٔ وقت قاضی شریح کو طلب کیا۔ اور اس سے حسین علیہ السلام کے واجب القتل ہونے کا فتوےٰ طلب کیا۔ قاضی نے انکار کیا۔ ابن زیاد نے رات کو اس کے گھر میں سونے کی چند تھیلیاں بھجوا دیں۔ صبح قاضی شریح نے کہا میں نے رات اس پر بہت غور کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حسینؓ دین سے خارج اور واجب القتل ہے۔ یہ کہہ کر اس نے قلم اٹھایا اور فتوےٰ دیا کہ میرے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حسین ابن علی (علیہ السلام) دین سے خارج اور واجب القتل ہے حضور نے فرمایا کہ امتِ مسلمہ آج تک اس نظریے کو رد کرتی چلی آرہی ہے۔ اور مسلمانوں کا ایک

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جماعت ہائے احمدیہ کی

ایک اہم ذمہ واری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبے کے پیش نظر جہاں امتحان دینے والے ہر احمدی بچے کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے۔ کہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ فیل ہو) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط اطلاع دے گا۔ وہاں ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست خدمت اقدس میں ارسال کرے گی۔

۱۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے۔ وہ انکی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی۔"

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

۲۲ نبوت ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسپین میں سب سے پہلی مسجد کی تعمیر

اور

"پاکستان ٹائمز"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چودھویں صدی ہجری کے اواخر میں عظمت و شوکت اسلام کا ایک نہایت درخشندہ واقعہ یہ رونما ہوا کہ سرزمین اسپین میں پانچ سات سو سال کے طویل وقفہ کے بعد سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی تابندہ علامت کے طور پر یہ مسجد تعمیر کرنے کی سعادت بھی بحمد اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

تاریخ کا رُخ موڑنے والے اِس عظیم واقعہ پر اسلامی ملکوں میں از حد خوشی کا اظہار کیا گیا اور علی الخصوص انڈونیشیا کے مسلم پریس نے ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو جس روز کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسپین میں مسجد کی بنیاد رکھی پوری امت مسلمہ کے لئے خوشی کا دن قرار دیا۔ لیکن جائے حیرت ہے کہ "پاکستان ٹائمز" نے جس نے خود اپنے سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے اسپین میں سب سے پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی خبر شائع کی تھی اپنے ایک ادارتی نوٹ میں اس انتہائی پُرمسرت عظیم واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کی انتہائی ناروا کوشش کی ہے جو حد درجہ افسوسناک ہے۔

ہم اخبار مذکور کے اس ادارتی نوٹ کا نوٹس نہ لیتے لیکن اداریہ نویس نے حقیقتِ حال پر پردہ ڈالنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کی طرف بعض سراسر جھوٹی اور یکسر خلافِ واقعہ باتیں منسوب کی ہیں۔ تاریخی واقعات کو ان کے صحیح پس منظر میں پیش کرنے کی خاطر ہمارے لئے اس ادارتی نوٹ کا نوٹس لینا ناگزیر ہو گیا ہے۔ اداریہ نویس نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا جماعت احمدیہ نے غیر مسلم حاکم یا حکومت کی اطاعت کا نظریہ اسلام میں داخل کر کے انگریزوں کی معاونت کی۔ اس لئے انگریزوں نے اس جماعت کو دُنیا بھر میں پاؤں جمانے میں مدد دی۔ اور وائسرائے نے عیسائی چرچ اور دوسری مذہبی تنظیموں کو فنڈز فراہم کئے اور اس طرح یہ جماعت انگریزوں اور دیگر یورپی طاقتوں کی امداد و اعانت سے دُنیا میں پھیلتی چلی گئی۔ یہ کہنا تاریخی حقائق کو جھٹلانے اور انہیں جان بوجھ کر مسخ کرنے کی انتہائی مذموم کوشش نہیں تو اور کیا ہے۔

جہاں تک غیر مسلم حاکم اور اس کے نافذ کردہ قوانین کی اطاعت کے اسلامی عقیدہ کا تعلق ہے ہم مذہبی نقطۂ نگاہ سے اس پر بحث کا دروازہ کھولنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ از روئے اسلام یہ ایک طے شدہ مسئلہ ہے۔ ہم صرف یہ کہنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں کہ اور کچھ نہیں تو "پاکستان ٹائمز" کے اداریہ نویس صاحب ولیم ہنٹر کی کتاب "ہمارے ہندوستانی مسلمان" (جس کا ذکر اداریہ نویس نے اپنے نوٹ میں بھی کیا ہے) کے جواب میں سر سید احمد خاں مرحوم کے مقالہ کا مطالعہ کریں جو انہوں نے گزشتہ صدی کے نصف آخر میں لکھا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد ان کے اس مقالہ کو اقبال اکیڈمی لاہور نے "ہنٹر پر ہنٹر" کے نام سے اپریل ۱۹۷۹ء میں کتابی شکل میں خاص اہتمام سے شائع کیا تھا اور اسے سر سید احمد خاں کی ایک عظیم خدمت قرار دیا تھا۔ کتاب مذکور میں سر سید احمد خاں نے بعض نامور علماء کے حوالہ سے ثابت کیا تھا کہ:-

"جب تک کوئی کافر بادشاہ مسلمانوں کے مذہب میں دست اندازی نہ کرے اس وقت تک اُن پر اُس کافر کی بھی اطاعت کرنا فرض ہے۔" (صفحہ ۱۹)

رہا یہ اتہام کہ نعوذ باللہ جماعتِ احمدیہ انگریزوں کی معاونت سے معرضِ وجود میں آئی تھی اور انگریزوں کی مالی امداد کے طفیل ہی یہ پھلی پھولی، سو اس کا بالبداہت غلط اور خلافِ واقعہ ہونا اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ انگریزی حکومت اُس وقت چرچ مشنری سوسائٹیوں کو فنڈز مہیا کر کے اور ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچا کر ہندوستان کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے پر تُلی ہوئی تھی تاکہ ہندوستان کے عیسائی ہو جانے کے نتیجہ میں اس ملک میں اس کے اقتدار کو استحکام اور دوام نصیب ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ ہی تھی جس نے اُس وقت کے انتہائی نامساعد حالات میں تن تنہا میدان میں اُتر کر ہندوستان کو عیسائی بنانے کے سرکاری منصوبہ کو ناکام بنایا اور کہیں بھی عیسائی پادریوں اور مشنریوں کو پاؤں جمانے کی مہلت نہیں دی۔ اور اگر اُس وقت جماعت احمدیہ معرضِ وجود میں نہ آتی اور میدان میں نہ اُترتی تو عیسائیت پورے برصغیر پر چھا جاتی۔ کیا یہ ممکن تھا کہ ہندوستان کی برطانوی حکومت ایک ایسی مذہبی جماعت کو مالی امداد دیتی اور اس کی پیٹھ ٹھونکتی جس کے قیام کا ایک مقصد ہندوستان کو عیسائی بنانے کے سرکاری منصوبہ کو ناکام بنانا تھا اور اس نے اسے ناکام بنا کر ہی چھوڑا۔ ہر ذی عقل انسان یہی کہے گا کہ ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ جماعت احمدیہ نے اُس وقت جو کارنامہ بھی انجام دیا خدائی تائید و نصرت کے تحت انجام دیا اور کبھی کسی حکومت یا ادارہ سے ایک پائی بھی نہیں لی۔ اس نے ہمیشہ ہی اپنے ایثار پیشہ افراد کے رضاکارانہ چندوں سے ہی خدمت اسلام کا فریضہ انجام دیا اور دیتی چلی آ رہی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اُس وقت ہندوستان میں عیسائیت پھیلانے کے سرکاری منصوبہ کو ناکام بنانے میں جو عظیم الشان خدمت سرانجام دی پوری امتِ مسلمہ نے اُسے بنظرِ استحسان دیکھا اور اس کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ اخبار "وکیل" امرتسر جس کے ایڈیٹر مولانا ابو الکلام آزاد تھے کا صرف ایک حوالہ ہی بطور مشتے نمونہ از خروارے اس کے ثبوت کے لئے کافی ہوگا۔ انہوں نے لکھا:-

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے دل سے تسلیم کرنا پڑتی ہے۔ اس لئے کہ وہ ہرگز قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتی ...... اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور نہ صرف ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اُڑنے لگا۔"

(اخبار "وکیل" امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

جماعتِ احمدیہ نے تو بقول اخبار "وکیل" عیسائیت کے اثر کو پورے ملک میں غالب کرنے سے متعلق انگریزی حکومت کے تیار کردہ منصوبہ کے پرخچے اُڑا دیئے اور اس کے ارادوں پر پانی پھیر کر رکھ دیا اور آج پاکستان ٹائمز کا اداریہ نویس تاریخی حقائق کو مسخ کر کے اور یہ کہہ کر کہ اس جماعت کو تو انگریزوں نے کھڑا کیا تھا اسپین میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد کی اہمیت کو کم کرنا چاہتا ہے۔ اس طفلانہ حرکت پر ہم بجز اس کے کیا کہیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

چودھویں صدی ہجری کے اختتام کو پہنچنے سے پہلے پہلے اسپین میں وہاں کی سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جانا تاریخ کا دھارا موڑنے والا وہ عظیم واقعہ ہے جس کی عظمت و اہمیت روز بروز روشن سے روشن تر ہوتی چلی جائے گی۔ تاریخی حقائق کو خواہ کتنا ہی مسخ کیا جائے اور جھوٹ و فریب کی دھول کتنی ہی اُڑائی جائے اس کی عظمت اور اہمیت کو دھندلایا نہیں جا سکتا۔

یورپ کے عیسائی حلقوں میں اسی اہم ہونے واقعہ کا ہو جانا اضطراب کی لہر دوڑانے کا موجب ہوا ہے تو یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے لیکن "پاکستان ٹائمز" کے اداریہ نویس کا اضطراب سمجھ سے بالا ہے۔ دونوں میں اضطراب کا یہ اشتراک کیوں تعجب انگیز نہ ہو۔ العجب! ثم العجب!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم اور جہیز

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔اے شاہد سابق مبلغ سپین)

اسلام سے قبل دنیا میں مختلف معاشروں میں مختلف رواج اور رسوم پائی جاتی تھیں لیکن قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہی غیر ضروری اور غیر مفید اور نقصان دہ رسوم اور رواج ختم کر دیئے گئے اور یہ ہر نبی کے وقت میں ہوتا آیا ہے کہ دنیا دار لوگ اپنی جھوٹی عزتوں کی خاطر ایسے طریق اختیار کر لیتے رہے جو روحانی لحاظ سے نقصان دہ اور معاشرہ میں بے چینی پیدا کرنے والے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ
الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ
عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ
وَالْأَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ
عَلَيْهِمْ ۔ (اعراف)

اور وہ (نبی) سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے اور سب بری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ طوق جو ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے تھے وہ ان سب کو ان سے دور کرتا ہے۔

اور قرآن کریم کے اوصاف کریمہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ إِلَيْكَ
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ
الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ
بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلٰى
صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ
(ابراھیم)

یہ (قرآن کریم) ایک کتاب ہے جسے ہم نے تجھ پر اس لئے اتارا ہے تاکہ تو تمام لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے ظلمت سے نکال کر نور کی طرف یعنی اس کامل طور پر غالب اور کامل محمود ہستی تک پہنچنے کے راستہ کی طرف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ کامل کے ذریعہ وہ صراط مستقیم متعین کر دیا جس پر چل کر خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے اور نور علیٰ نور بنا جا سکتا ہے۔ ہر قسم کے اندھیرے اور ظلمات سے آپ نے لوگوں کو نکالا ہے۔

ہمارے ملک میں بھی ایسے بہت سے اغلال تھے جن سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآنی شریعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں حکم عدل ہونے کی حیثیت سے ہمیں آزاد کیا ہے ان میں سے ایک جہیز کی رسم ہے یوں اگر لڑکی کے والدین اپنی بچی کو کوئی تحفہ دیں تو وہ ناجائز تو نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شفقت علی الاولاد کی تاکید فرمائی ہے۔ لیکن موجودہ صورت جو سامنے آئی ہے وہ بہت تکلیف دہ ہے ان میں سے اوّل جہیز کی بلا وجہ نمائش ہے۔ اس سے معاشرہ میں غرباء کے جذبات کو بڑی سخت ٹھیس پہنچتی ہے۔ کیا کبھی کوئی اپنی بچی کو کچھ دیتا ہے تو اس کی بھلائی اور بہتری کے لئے دیتا ہے یا یہ ثابت کرنے کے لئے کہ میں بہت پیسے والا ہوں۔ خاص طور پر گاؤں میں تو اسے نام و نمود اور جھوٹی عزت کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔

دوم:۔ لڑکے والے زیادہ جہیز کا نہ صرف یہ کہ مطالبہ کرنے لگتے ہیں بلکہ تلاش کیا جاتا ہے کہ ایسا رشتہ مل جائے جہاں سے زیادہ جہیز آئے۔ میرے علم میں یہ بھی آیا ہے کہ بعض رشتے باوجود بچی میں ہر طرح کا تقویٰ طہارت اور عمدگی کے صرف اس لئے چھوڑ دیئے گئے کہ اس کے والدین اتنے امیر نہ تھے کہ بہت جہیز دے سکتے

سوم:۔ امراء میں جہیز دینے میں بہت غلو کیا جانے لگا ہے اور خرید و فروخت کے لئے یورپ تک پہنچ جاتے ہیں۔

چہارم:۔ معاشرہ میں ایک طبقاتی تقسیم ابھر رہی ہے اور نئے اغلال بننے لگے ہیں جس کی وجہ سے اخوت و مساوات والا اسلامی معاشرہ بہت متاثر ہوتا ہے۔

ان امور کی وجہ سے جب قرآن کریم پر غور کیا گیا تو مندرجہ ذیل مقامات سامنے آئے۔

(۱) وَأُحِلَّ لَكُمْ
مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ
أَنْ تَبْتَغُوا
بِأَمْوَالِكُمْ
مُحْصِنِينَ غَيْرَ
مُسٰفِحِينَ فَمَا
اسْتَمْتَعْتُمْ
بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً
(النساء ع)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کے لئے یہ قرار دیا ہے کہ وہ آزاد عورتوں سے شادی کریں اپنا مال خرچ کر کے نہ کہ ان کا ان کا مال خرچ کروا کر اور مہر کو فرض قرار دیا ہے اور وجہ اس کی یہ بتائی کہ مرد عورت سے فائدہ اٹھاتا ہے اور عورت مرد کی عفت کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے مرد کو ہی اپنے اموال خرچ کرنے چاہئیں۔

آگے چل کر فرماتا ہے:۔

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ
يَنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ
الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اگر آزاد عورتوں سے شادی کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ اس کے لئے خرچ کرنا پڑتا ہے تو پھر غیر آزاد عورتوں (لونڈیوں سے) سے شادی کر لو۔

پھر فرمایا آگے جا کر:۔

وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ
لَكُمْ۔

اگر صبر کر سکو کہ تم آزاد عورتوں سے ہی شادی کرو کشائش ہو جانے پر تو زیادہ اچھا ہے

۲۔ الرِّجَالُ قَوّٰمُونَ
عَلَى النِّسَاءِ بِمَا
فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ وَبِمَا
أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ
(النساء ع۶)

مردوں کی فضیلت کی وجہ بتائی کہ وہ عورتوں پر مال خرچ کرتے ہیں۔ لیکن اگر عورتیں مال خرچ کریں اور بے شمار مال جہیز کی صورت میں لے کر آئیں تو مرد کی پھر کیا فضیلت رہ گئی پھر فضیلت تو عورت کی ہونی چاہیئے جو منشاء الٰہی کے مطابق معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ مرد پر واجب ہے کہ وہ جملہ اخراجات کا متحمل ہو۔ عورت کا یہ کام نہیں کہ وہ بے چاری نان و نفقہ اور شادی کے اخراجات کے تلے دب جائے۔ بچوں کی پیدائش اور ان کی نگرانی و تربیت اور گھر کے امور خانہ داری بھی بجا لائے تب ہوگا یہ کہ وہ امور جو زیادہ ضروری ہیں یعنی بچوں کی تربیت وغیرہ وہ متاثر ہوں گے۔

۳۔ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ
لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ
مَا آتَيْتُمُوهُنَّ
...... وَآتَيْتُمْ
إِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا
فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ
شَيْئًا۔
(النساء ع۳)

عورتوں کو اس وجہ سے مت روکو کہ تم وہ مال لے سکو جو تم نے انہیں دیئے ہیں۔

آگے چل کر فرماتا ہے کہ گھر چھوڑ کر کہیں اور شادی کرنا چاہو تو اگر ڈھیروں ڈھیر مال بھی دیا ہے تو مت واپس لو کیا تم گناہ کے طریق کو اختیار کرو گے۔

۴۔ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا
...... (الممتحنۃ)

فرمایا جب کافروں کے پاس سے مومن عورتیں تمہارے پاس آئیں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو مال ان پر لگا رکھے خرچ کیا ہے۔ واپس کردو یہاں کہیں ذکر نہیں آیا کہ جو جہیز وہ لے کر گئی ہیں وہ بھی واپس لے لو۔

مندرجہ بالا آیات پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر ہر قسم کے اخراجات بذمہ خاوند ہوتے ہیں اور عورتوں کا کچھ خرچ نہیں ہوتا اور نہ خرچ ہونا چاہیئے کیونکہ کسی جگہ بھی یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ عورتوں کا مال جو جہیز کی شکل میں لائی ہیں ان کو ناچاقی کی صورت میں یا استبدال زوجہ کے وقت واپس کردو۔ اگر قرآنی تعلیم کے ماتحت جہیز کا کوئی تصور ہوتا تو کسی نہ کسی طرح اس کے متعلق ذکر اور احکام ہوتے۔

چنانچہ عرب ممالک میں اب تک جو شادیاں ہوتی ہیں ان میں کوئی جہیز نہیں دیا جاتا۔ تواتر کے رنگ میں بڑا طریق جو قائم ہوگیا چل رہا ہے۔ جہیز کا رواج دراصل ہندو رسم و رواج میں ہے کہ وہ زیادہ جہیز دیتے ہیں۔ کیونکہ اپنی لڑکیوں کو ورثہ میں حق نہیں دیتے۔ لیکن اسلام عورتوں کو باپوں اور خاوندوں دونوں طرف سے وارث قرار دیتا ہے ہیں سے ہے۔ جو ممکن ہے پہلے جہیز کو بدعتِ حسنہ سمجھ کر جاری رکھا گیا ہو لیکن اب تو یہ بدعتِ سیئہ بن گیا ہے اور ہمیں اپنے معاشرے کو اس سے نجات دلانی چاہیئے۔ جس نتیجہ پر میں پہنچا ہوں وہی نتیجہ فکر حضرت مصلح موعود کا بھی ہے آپ فرماتے ہیں:-

"جس چیز کو شریعت نے مقرر کیا ہے وہ یہی ہے کہ مرد عورت کو کچھ دے عورت اپنے ساتھ کچھ لائے یہ ضروری نہیں اگر کوئی اس کے لئے مجبور کرتا ہے تو وہ سخت غلطی کرتا ہے ہاں اگر اس کے والدین اپنی خواہش سے کچھ دیتے ہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہاں لڑکے والے نہ دیں گے تو یہ ناجائز ہوگا۔ شریعت نے مرد کے لئے عورت کا مہر مقرر کرنا ضروری رکھا ہے اسی طرح جو یہ کہے کہ جو جہیز نہیں دیتا وہ غلطی کرتا ہے اور جہیز ضرور دینا چاہیئے وہ بھی بدعت پھیلانے والوں میں سے ہے۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہیز دیا تو یہ بھی پورے علم کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے چنانچہ سیرت خاتم النبیین حصہ دوئم مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ ۲۸۲ تا ۲۸۳ ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بلا کر دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس مہر کی ادائیگی کے لئے کچھ ہے یا نہیں؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ زرہ کیا ہوئی (ابوداؤد کتاب النکاح) جو میں نے اس دن یعنی بدر کے مغانم میں سے تمہیں دی تھی۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا وہ تو ہے آپؐ نے فرمایا بس وہی لے آؤ (اصابہ) چنانچہ یہ زرہ ۴۸۰ درہم میں فروخت کی گئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رقم میں سے شادی کے اخراجات مہیا کئے (زرقانی)

رسول نمبر ۱۹۶۴ء رسالہ خاتون پاکستان میں صفحہ ۳۵۱ پر بھی اسی طرح کا حوالہ درج ہے لکھا ہے:-

حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ...... حضرت علیؓ نے اپنی شادی کا پیغام دیا۔ آپ نے منظوری دیتے ہوئے دریافت فرمایا علی تمہارے پاس کیا ہے؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک گھوڑا اور ایک زرہ۔ آپؐ نے زرہ کو فروخت کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت علیؓ نے زرہ ۴۸۰ درہم میں فروخت کردی اور رقم آپ کی خدمت میں پیش کردی۔ آپ نے اس میں سے ۱/۳ کپڑوں پر اور ۲/۳ رقم دیگر اشیاء پر خرچ کرنے کے لئے فرمایا۔

پس ان احکام اور حقائق کی روشنی میں کسی جہیز کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے جہیز دینے کی بجائے اور غیر اقوام کی نقل کرنے کی بجائے ہمیں عورتوں کو ان کے جائز حق کا ورثہ دینا چاہیئے اگر باپوں کی طرف سے بھی اور خاوندوں کی طرف انہیں حصہ ملے۔ حسن معاشرت ہو۔ تقویٰ شعاری ہو تو یہی کافی ہے۔ جہیز سے حقیقی سکون اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ بے اطمینانی بڑھ رہی ہے۔ مہر کے متعلق آیا ہے کہ وہ خاوند کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا بہت مہر مقرر فرمایا تھا۔ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت نواب صاحب کے خاندان کے تمام افراد غیر احمدی تھے اور ان میں بھی یہی رواج پایا جاتا تھا کہ وہ لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"آج جو کچھ خدا نے میرے دل میں ڈالا ہے اس شرط کے ساتھ اس رشتہ میں مجھے عذر نہیں ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کو بھی اس میں تامل نہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ مہر میں آپکی دو سال کی آمدن جاگیر مقرر کی جائے یعنی ۵۶ ہزار روپیہ......

......اور ظاہری طور پر اس کے لئے ایک صحیح معیار بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ موت و حیات کا اعتبار نہیں اور آپ کے خاندان کے عملدرآمد کی رُو سے عورتیں اپنے شرعی حقوق سے محروم ہوتی ہیں۔ اور اگر بعد میں کچھ گذارا تجویز کیا جائے تو وہ مشکوک اور نیز اپنے اختیار میں ہوتا ہے...

......اور حق مہر کا فیصلہ ایک قطعی امر ہے اور ایک قطعی حق ہے جو خدا نے ٹھہرا دیا ہے اور عورتیں جو بے دست و پا ہیں اس حق کے سہارے سے ظلم سے محفوظ رہتی ہیں۔ آپ کی زندگی میں اس مہر کا مطالبہ نہیں لیکن خدانخواستہ اگر لڑکی کی عمر ہو اور آپکی عمر وفا نہ کرے تو اس کی تسلی اور اطمینان کے لئے اور پریشانیوں سے محفوظ رہنے کے لئے یہ طریق اور اس قدر مہر کافی ہوگا۔ تاکہ دوسروں کے لئے صورتِ رعب قائم رہے۔

(الراقم مرزا غلام احمد ۲۷ر فروری ۱۹۰۸ء)

(بحوالہ اصحاب احمد حصہ دوم سوانح حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علیؓ خاں صاحب)

آگے چل کر رخصتانہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے زیر عنوان تحریر ہے:-

"نواب صاحب لاہور گئے ہوئے تھے۔ رخصتانہ کے لئے وہاں سے قادیان آئے رخصتانہ کے تعلق میں مکرم میاں محمد عبداللہ خاں صاحب بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب کا شادی بیاہ کے معاملہ میں یہ خیال تھا کہ چونکہ...... حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ابتدائی زمانہ ہے اور ہم ابتدائی لوگ ہیں۔ ہماری معمولی سی بے احتیاطی بھی بعد میں بُرے نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ حضور نے بدقت ہمیں رسوم سے آزاد کرایا ہے اگر ہم پھر بھی ان رسوم کے پابند ہوگئے جس طرح پہلے مسلمان فرائض کی پابندی چھوڑ کر رسوم میں گرفتار ہوگئے۔ تو ہم بھی اسی طرح ہو جائیں گے ہمارے خاندان میں رواج ہے کہ ولیمہ کی دعوت نہیں کی جاتی لیکن لڑکی کے والدین برات کی دعوت ضرور کرتے ہیں یعنی اصل کو ترک کردیا اور رسم کو اختیار کر لیا گیا ہے والد صاحب کا خیال تھا کہ لڑکی کے رخصتانہ کے متعلق ہمیں وہی طریق اختیار کرنا چاہیئے جو حضرت عائشہ کی شادی کا اختیار کیا گیا تھا کہ ان کی والدہ دلہن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں خود پہنچا آئیں بعد میں والد صاحب حضرت حافظ روشن علی صاحب سے تحقیقات کرانے کے بعد اس امر کے قائل ہوگئے تھے (باقی ص پر)

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء

(۳)

دوسرا ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اس سلسلہ میں آپ نے احادیث مبارکہ کے ذریعہ ثابت کیا کہ افضل ترین ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے پھر بتایا کہ جماعت احمدیہ اس کلمہ کی امین ہے۔ لبعدازاں بیان فرمایا کہ ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے آسمانی تحریک فرمائی کہ چودھویں صدی کا الوداع اور پندرھویں صدی کا آغاز لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے کرنا ہے تیسرے ذکر درود شریف کی اہمیت و برکات واضح کرتے ہوئے آپ نے چند احادیث بیان کیں کہ درود شریف کے ذریعہ بڑی برکات حاصل ہوتی ہیں یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے دعاؤں کی قبولیت اور جسمانی بیماریوں سے شفا کا ذریعہ درود شریف ہے۔

۴ بجکر ۲۰ منٹ پر درس ختم ہونے کے بعد محترمہ منصورہ شفیق صاحبہ نے نظم پڑھی

۴ بجکر ۲۵ منٹ پر تقریری مقابلہ معیار دوم شروع ہوا اس میں کل دس منتخب مقررات نے حصہ لیا منصفات کے فرائض

۱۔ محترمہ مسز شاہ صاحبہ ۲۔ محترمہ سیدہ امۃ الکافی صاحبہ ربوہ
۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ حامد اللہ خانصاحب نے انجام دیئے

منصفات کے فیصلہ کے مطابق

اوّل:۔ محترمہ امۃ الحیٔ فضیلت صاحبہ ربوہ
دوم:۔ " سیدہ امۃ الباسط ماریہ صاحبہ لاہور
سوم:۔ " قانتہ البشریٰ صاحبہ ربوہ
" " آمنہ طیبّہ صاحبہ "

۵ بجکر ۲۰ منٹ پر تقریری مقابلہ معیار دوم ختم ہوا اور محترمہ شوکت گوہر صاحبہ نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بیان کیا کہ انسان کی حقیقی زندگی کا صحیح تعین اس وقت ہو سکتا ہے جبکہ انسان کی انفرادی زندگی قومی زندگی پر حاوی ہو اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب آئندہ نسل کی تربیت نہایت اعلیٰ اور اخلاق حسنہ انتہائی کمال پر ہوں۔

لبعدازاں آپ نے تربیت اولاد کے مختلف گر بیان کیے اور اس سلسلہ میں بتایا کہ بچے کی تربیت کرنے میں پہلا درجہ ماں کا ہے اور ہر احمدی ماں کا فرض ہے کہ وہ بچے میں اخلاق حسنہ پیدا کرے اور سب سے بڑھ کر یہ احساس پیدا کریں کہ ہر فرد پر اس قوم کا حق ہے تا وقت آنے پر بچے خود بخود قوم و جماعت کی خاطر جانیں قربان کرنے والے ہوں

تقریر کے بعد محترمہ رفعت شاہانہ صاحبہ لاہور نے خوش الحانی سے نظم پڑھی

۵ بجکر ۴۵ منٹ پر چوتھا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

پانچواں اجلاس بوقت شب بروز ہفتہ

رات ساڑھے سات بجے پانچویں اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ سدرہ تسنیم صاحبہ ربوہ نے کی لبعدازاں مشاعرے کا آغاز ہوا جس میں کل دس شاعرات نے حصہ لیا منصفات کے فرائض محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ ربوہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے انجام دیئے فیصلہ کے مطابق۔

اوّل۔ محترمہ حمیدہ رفعت صاحبہ فیصل آباد
دوم۔ " سلمیٰ ہاشمی صاحبہ کراچی قیادت ۲
" " وسیمہ قدسیہ صاحبہ " "
سوم " مومنہ فرحت صاحبہ رحیم یار خان
چہارم " سلیمہ ملک صاحبہ واہ کینٹ

معیار اوّل:۔

اوّل محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ ربوہ
دوم " صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ ربوہ
سوم " امۃ القدیر ارشاد صاحبہ ربوہ

۸ بجے شوریٰ کی کاروائی شروع ہوئی اور ایجنڈا پر بحث کی گئی جس کی مختلف تجاویز کثرت رائے سے منظور یا رد کر دی گئیں اس طرح رات دس بجے اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرا دن ۹ نومبر بروز اتوار

چھٹا اجلاس

چھٹے اجلاس کی کاروائی کا آغاز صبح آٹھ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا جو محترمہ ناصرہ البشریٰ صاحبہ ربوہ نے کی۔ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ دارالرحمت شرقی ب نے نظم پڑھی سوا آٹھ بجے محترمہ امۃ النصیر قادر صاحبہ نے "سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی عملی تعلیم ہے" کے موضوع پر تقریر کی اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی داستان ہے جو کان خُلُقُهُ القرآن کے مقدس الفاظ میں مضمر ہے قرآن پاک کی تعلیمات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ نہ قرآنی تعلیمات کو سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور نہ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنی تعلیمات سے جدا کیا جا سکتا ہے لبعدازاں آپ نے قرآن پاک کی تعلیم و احکام کا آپکی سیرت طیبہ سے موازنہ کر کے یہ ثابت کیا کہ آپکی سیرت کا ایک ایک پہلو احکام قرآن کے عین مطابق ہے۔

ساڑھے آٹھ بجے محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت مبارکہ کے دو پہلوؤں تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ پر روشنی ڈالی اس سلسلہ میں آپ نے مختلف واقعات سے ثابت کیا کہ آپ میں یہ اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ تھے نو بجے آپکی تقریر کے بعد محترمہ آنسہ احمد صاحبہ کراچی نے "اطاعت امام" کے موضوع پر تقریر کی۔ سب سے پہلے آپ نے اطاعت کا اصل مفہوم بیان کیا کہ اصل اطاعت یہ ہے کہ امام کی طرف سے جو حکم صادر ہو اس پر من و عن عمل ہو پھر بتایا کہ محبت الٰہی کا حصول بھی اسی وقت ممکن ہے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت ہو یعنی مرسلین کی اطاعت کو محبت الٰہی کے حصول کا زینہ قرار دیا۔ آدم کو خلیفہ بنایا تو انسان کو اطاعت کا جوا گردن پر رکھنے کا حکم دیا۔ امام وقت کی اطاعت اس وقت تک لازمی ہے جب تک وہ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے آخر میں بیان کیا کہ احمدی ہونے کے لحاظ سے ہم پر زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ امام وقت کے ہر حکم، ہر آواز پر لبیک کہیں اور ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں

۹ بجکر ۲۰ منٹ پر محترمہ ناصرہ افضل صاحبہ راولپنڈی نے "اسلامی تعلیم میں حقوق العباد" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے سورۃ النساء آیت ۳۷ کی تلاوت کرتے ہوئے بیان کیا کہ یہ آیت حقوق العباد کے متعلق جامع آیت ہے صرف مذہب اسلام کی یہ خوبی ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بیان کیا ہے اور انہیں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مثلاً انسان کی اہلی و گھریلو زندگی کے حقوق و فرائض رشتہ داروں کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، والدین کے حقوق، مساکین، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، بنی نوع انسان سے ہمدردی کے بارہ میں قرآن، احادیث اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اقتباسات کی روشنی میں حقوق العباد ادا کرنے کی وضاحت کی

۹ بجکر ۳۲ منٹ پر تقریر کے بعد محترمہ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ نے نظم پڑھی۔ لبعدازاں محترمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ نواب شاہ نے "عورتوں کی اصلاح خود ان کے ہاتھ میں ہے" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں اور انسانی زندگی کا مقصد وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ قرار دیا ہے پھر بتایا کہ ہماری اصلاح خود ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو تو دنیا سے پیار ختم کر کے ازواج النبی کا نمونہ اختیار کرنا ہوگا قرآن کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا" اپنی خامیاں، کمزوریاں دور کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں کثرت سے استغفار اور دعائیں کریں۔ رسومات کو ترک کریں اور اپنے آقا کی تحریکات پر پوری طرح عمل کریں۔

۹ بجکر ۵۶ منٹ پر محترمہ امۃ القدوس صاحبہ راولپنڈی نے نظم پڑھی (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار نوٹس برائے حاضری

۱۔ مندرجہ ذیل اہلکاران بلدیہ سرگودہا اپنی ڈیوٹی سے بغیر اطلاع وجہتی غیر حاضر ہیں۔ ان کو کئی مرتبہ تحریری طور پر نوٹس، چارج شیٹ ان کے گھروں کے پتہ پر ارسال کی گئیں لیکن بغیر تعمیل نوٹس واپس آگئے۔ لہذا مندرجہ ذیل اہلکاروں کو بذریعہ نوٹس اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر انکوائری آفیسران کے روبرو پیش ہوں۔ اگر وہ مقررہ معیاد کے اندر پیش نہ ہوئے تو ان کے خلاف یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ اور ان کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا۔

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	تاریخ غیر حاضری
۱	شاہ دین	ڈرائیور	۱۸-۷-۸۰
۲	مظفر حسین شاہ	ڈرائیور	۱۱-۷-۷۹
۳	غلام رسول	فائرمین	۲۱-۴-۸۰
۴	حق نواز ولد رب نواز	فائرمین	۱۳-۱۱-۷۹

نوٹس برائے طلبی ٹنڈر

۲۔ بنانے نئی باڈی برائے فائر انجن مکمل (یہ باڈی نئی بیڈفورڈ راکٹ پر بنانی ہے) ضروری معلومات دفتر بلدیہ سے حاصل کرنا ہوں گی ٹنڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵-۱۱-۸۰ بوقت ۱۱-۳۰ بجے دن ہے۔

۳۔ کوڑا ٹریکٹر نمبر ۵۸۶۲ کو جنرل اوورہالنگ کرنا مکمل رنگ روغن۔ ڈینٹنگ۔ پینٹنگ۔ بیڈ ری ہیڈ لائٹ وغیرہ مکمل (ضروری معلومات دفتر بلدیہ سے حاصل کریں)

۴۔ بلدیہ کو مندرجہ ذیل سامان خریدنے کے لیے ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر وصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۵/۱۱/۸۰ بوقت ۱۱-۳۰ بجے دن ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ آہنی کسی بڑا سائز = ۱۰۰ عدد
۲۔ آہنی کسی چھوٹا سائز = ۵۰ عدد
۳۔ آہنی گوے بمبو ٹائپ بمعہ بانس = ۱۰۰ عدد
۴۔ آہنی بیلچے سائز ۵/۴ برائے کوڑا لاریاں = ۱۵۰ عدد
۵۔ آہنی پنجہ = ۵۰ عدد
۶۔ آہنی گوے = ۵۰ عدد
۷۔ بانس بنگالی سائز ۲۰/۲۲ = ۱۸۰ عدد
۸۔ بالٹیاں جستی چادر نمبر ۱۵ = ۱۰۰ عدد

۵۔ خریداری ایک عدد (ڈی واٹرنگ سیٹ) چائنا ۴"×۴" ڈیزل = ۱ عدد (مکمل سیٹ)
(۱) فٹ والو ۴" سائز = ایک عدد (۲) قلنج ۴" سائز = ۲ عدد
(۳) سکشن پائپ ۴" سائز = ۲۰ فٹ (۴) ڈلوری پائپ ۴" سائز = ۵۰ فٹ (۵) کلنپ = ۵ عدد
ٹنڈر وصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۵/۱۱/۸۰ بوقت ۱۱-۳۰ بجے دن ہے ضروری معلومات دفتر بلدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

۶۔ نیلامی ناکارہ سامان۔
(۱) نیلامی درختاں کمپنی باغ
(۲) نیلامی پرانا انجن ڈسپوزل ورکس سلانوالی روڈ سرگودہا
(۳) نیلامی پرانا ٹریکٹر نمبر ۸۸۶ زیٹر (۴) نیلامی پرانا فائر انجن نمبر ۴۰۶ ایس جی
(۵) نیلامی کنڈم ٹنکیاں دو عدد (جو کہ فائر انجن نمبر ۶۷۴۶ اور فائر انجن نمبر ۶۷۴۵ سے اتاری گئی ہیں۔ باڈی کی پرانی چادریں اور پمپ کے پرانے پرزہ جات۔
(۶) نیلامی پرانے پرزہ جات کوڑہ لاریاں / ٹریکٹرز اور سکریپ
(۷) نیلامی کینوس ہوز پائپ سٹیل ہیلمٹ خالی ٹین ۱۲ لٹر سائز اور سامان متعلقہ فائر بریگیڈ
(۸) نیلامی سکریپ ٹائر مختلف سائز کنڈم خالی ٹین ۴ لٹر سائز ورکشاپ بلدیہ سرگودہا
نیلامی کی تاریخ ۲-۱۲-۸۰ کو بوقت ۱۱ بجے دفتر بلدیہ میں ہو گی۔

شارٹ ٹنڈر نوٹس برائے تعمیراتی کام

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(الف) جملہ ٹھیکیدار، تخمینہ جات جو کہ دفتر بلدیہ کے اوقات کار میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں کے ٹنڈر دیں۔

(ب)۔ ہر ٹنڈر کے ہمراہ دو (۲) فیصد زرضمانت بصورت ڈیپازٹ ایٹ کال شامل کرنا ضروری ہے بصورت دیگر ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

(ج) ٹنڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۰-۱۱-۸۰ بوقت ۱۱-۳۰ بجے ہے۔

(د)۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو وجہ بتائے بغیر مسترد کر دے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ رقم	زرضمانت	معیاد
۱	خریدنے سامان برائے ڈسپوزل ورکس سلانوالی روڈ	۱۵,۰۰۰/-	۳۰۰/-	۱۵ یوم
۲	خریدنے موبل آئیل وغیرہ	۸۶۹۹/-	۱۷۰/-	۱۵ یوم
۳	سپلائی بیرنگ وغیرہ مرمت پمپ ڈسپوزل ورکس	۲۸,۵۸۰/-	۵۶۰/-	۱۵ یوم
۴	بدلنے چھتیں دفتر صدر چونگی و دیگر مرمت	۲۵,۰۰۰/-	۵۰۰/-	ڈیڑھ ماہ
۵	بچھانے پی وی سی پائپ نزد مسجد رحمان پورہ	۱۹,۵۰۰/-	۳۸۰/-	۱ ماہ
۶	سپیشل مرمت گرلز پرائمری سکول بلاک نمبر ۱۴	۲۲,۶۰۰/-	۴۶۰/-	۱ ماہ
۷	تعمیر دو عدد کمرہ جات گرلز پرائمری سکول کوٹ فرید	۱,۳۰,۰۰۰	۲۶۰۰/-	۳ ماہ
۸	تعمیر سٹور و جالی ڈسپنسری کوٹ فرید	۳۰,۰۰۰/-	۶۰۰/-	۲ ماہ
۹	تعمیر چاردیواری جنرل ہسپتال سیٹلائٹ ٹاؤن	۱۵,۰۰۰/-	۳۰۰/-	۱ ماہ
۱۰	بند کرنے گودام نزد پی اسلام پورہ	[illegible]۶۰۰/-	۱۶۰۰/-	۳ ماہ
۱۱	ایزادی کمرہ جات بوائز مڈل سکول سیٹلائٹ ٹاؤن	۸۰,۰۰۰/-	۱۶۰۰/-	۳ ماہ
۱۲	ایزادی کمرہ جات گرلز " " "	۱,۵۰,۰۰۰/-	۳,۰۰۰/-	۴ ماہ
۱۳	بدلنے واٹر پائپ بلاک اے۔ بی۔ ڈی سیٹلائٹ ٹاؤن	۲۵,۰۰۰/-	۵۰۰/-	۱ ماہ
۱۴	تعمیر نالیاں بوچڑ خانہ / بستی عیسائیاں	۲۵,۰۰۰/-	۵۰۰/-	۱ ماہ
۱۵	تعمیر نالہ تا پا حصہ گل والا	۵۰,۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	۲ ماہ
۱۶	مرمت سڑک مکو منڈی	۲۵,۰۰۰/-	۵۰۰/-	۱ ماہ
۱۷	مرمت سڑک غلہ منڈی	۲۵,۰۰۰/-	۵۰۰/-	۱ ماہ
۱۸	فرش بندی گلی نزد گدا خانہ	۱۵۰۰۰/-	۳۰۰/-	۱ ماہ
۱۹	مرمت پلی بلاک نمبر ۵، ۶، ۷، ۸	۷۵۰۰/-	۱۴۰/-	۱۵ یوم
۲۰	مرمت ڈسپوزل ورکس جناح کالونی	۱۲۹۰۰/-	۲۵۰/-	۱ ماہ
۲۱	مرمت سڑک نزد کوٹھی چیئرمین صاحب بلاک اے	۱۵,۰۰۰/-	۳۰۰/-	۱۵ یوم
۲۲	تعمیر نالی نمبر ۱ ڈالنے مٹی گلی نمبر ۵ نئی آبادی کوٹ فرید	۱۶۰۰۰/-	۳۲۰/-	۱۵ یوم
۲۳	تعمیر نالی نمبر ۱ گلی مسجد والی نئی آبادی کوٹ فرید	۱۲۴۰۰/-	۲۵۰/-	۱ ماہ
۲۴	تعمیر دو عدد مین ہول سیور لائن کوٹ فرید	۱۱۳۰۰/-	۲۲۵/-	۱ ماہ
۲۵	تعمیر مین ہول شیرازی پارک نزد رحمان پورہ	۱۶۰۰۰/-	۳۲۰/-	۱ ماہ
۲۶	بدلنے سیور بلاک اے نزد دفتر شناختی کارڈ	۷۴۵۰/-	۱۵۰/-	۱۵ یوم
۲۷	تعمیر پلی سلانوالی روڈ	۱۰۵۰۰/-	۲۰۰/-	۱۵ یوم
۲۸	لگانے سلٹ ڈسپوزل ورکس سلانوالی روڈ (نرخ فی مکعب فٹ دیں)	/-	۱۰۰۰/-	۱ ماہ
۲۹	" " " جناح کالونی	/-	۱۰۰۰/-	۱ ماہ
۳۰	" " " بلاک سی سیٹلائٹ ٹاؤن	/-	۵۰۰/-	۱۵ یوم
۳۱	" " " بلاک اے " "	-/۶	۵۰۰/-	۱۵ یوم
۳۲	تعمیر چاردیواری گرلز سکول کوٹ فرید پہلا حصہ	۵۴,۵۰۰/-	۱۱۰۰/-	ڈیڑھ ماہ
۳۳	تعمیر سٹور برائے عملہ صفائی	۱۴,۲۰۰/-	۲۸۰/-	۱ ماہ
۳۴	تعمیر فلش سسٹم لیٹرین بستی عیسائیاں	۲۱,۴۰۰/-	۴۰۰/-	۱ ماہ
۳۵	تبدیلی سیور ۹۳/۴۳ اے سیٹلائٹ ٹاؤن	۱۹۵۰۰/-	۴۰۰/-	۱ ماہ
۳۶	مرمت بوائز سکول بلاک ڈی	۲۳۳۰۰/-	۴۶۶/-	۱ ماہ
۳۷	مرمت فرش مین گلی شمشیر ٹاؤن	۲۵,۰۰۰/-	۵۰۰/-	۲ ماہ
۳۸	مرمت نیٹے روڈ رولو	۱۴۴۰۰/-	۲۸۸/-	۱۵ یوم
۳۹	تعمیر نالیاں اور مٹی گلی نمبر ۱ اربن ایریا	۷۰۰۰/-	۱۴۰/-	۱ ماہ
۴۰	مرمت چھتیں مین بلڈنگ واٹر ورکس	۱۸,۷۰۰/-	۳۶۰/-	۲ ماہ
۴۱	تبدیل کرنا انجن (پٹرول انجن کی جگہ ڈیزل انجن رکھنا) ٹنکی کو پیچھے کر کے پمپ کیبن کے ساتھ فٹ کرنا بریک مکمل کائی وغیرہ مکمل مرمت کرنا۔ ریوالونگ لائٹ اور الیکٹرک سائرن۔ ڈنگ روغن وائرنگ مکمل بیٹری نئی کمانیاں وغیرہ ٹھیک کرنا ضروری معلومات دفتر بلدیہ سے حاصل کریں۔ فائر انجن نمبر [illegible]۷			
۴۲	تعمیر نالیاں چک ۴۶	۳۰,۰۰۰/-	۶۰۰/-	۱ ماہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۲۱:۔

میں ممتاز بیگم زوجہ چوہدری عبدالغنی صاحب قوم جٹ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن سانگھڑ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۷۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ سونے کی چوڑیاں آٹھ عدد وزن ۷ تولہ۔
۲۔ دو انگوٹھیاں وزنی ایک تولہ
۳۔ ایک جوڑی کانٹے ۱/۲ ۱ تولہ کل تقریباً ۱/۲ ۹ تولہ مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے
۴۔ حق مہر ادا شدہ ۳۲/۲۵ روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ ممتاز بیگم زوجہ چوہدری عبدالغنی صاحب وارڈ نمبر ۶ سانگھڑ
گواہ شد:۔ عبدالغنی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۲۵۵۷۔
گواہ شد:۔ سمیع اللہ قمر ولد عطاء اللہ صاحب مربی سلسلہ مقیم سانگھڑ

مسل نمبر ۲۲۵۲۲

میں بشیراں بیگم زوجہ عبدالغنی صاحب قوم جٹ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ شہر (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۷۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ سونے کی آٹھ عدد چوڑیاں وزن ۷ تولے۔
۲۔ سونے کے ایک جوڑی کانٹے وزن ۱/۲ ۱ تولہ
۳۔ سونے کی دو انگوٹھیاں وزن ایک تولہ
سونے کا کل وزن ۱/۲ ۹ تولے قیمت اندازاً ۱۰۰۰۰/- روپے
۴۔ حق مہر ۴۰۰۰/- روپے جو خاوند سے وصول شدہ ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ بشیراں بیگم زوجہ عبدالغنی صاحب وارڈ نمبر ۶ سانگھڑ۔
گواہ شد نمبر ۱:۔ عبدالغنی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۲۵۵۷۔
گواہ شد نمبر ۲:۔ سمیع اللہ قمر مربی سلسلہ سانگھڑ

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ رقم	زر ضمانت	معیاد
۴۳	فرش بندی گلی چک ۴۶	۱۵۰۰۰/-	۳۰۰/-	۱ ماہ
۴۴	مرمت سڑک گول چوک تا ام چوک (روڈ کٹ)	۲۸۰۰۰/-	۵۶۰/-	۱۵ یوم
۴۵	تعمیر سڑک از نواب کالونی تا جانب عزیز کالونی	۳۰۰۰۰/-	۶۰۰/-	۱ ماہ
۴۶	تعمیر نالیاں فرش بندی بشیر کالونی جمیل پارک نواب کالونی	۶۰۰۰۰/-	۱۲۰۰/-	۱ ماہ
۴۷	مین گلی کی مٹی عبداللہ کالونی تا جمیل پارک	۴۰۰۰۰/-	۸۰۰/-	۱ ماہ
۴۸	سپیشل مرمت دفتر کمیٹی	۱۶۵۰۰/-	۳۳۰/-	۱۵ یوم
۴۹	مرمت فٹ پاتھ وغیرہ سیٹلائیٹ ٹاؤن	۱۳۰۰۰/-	۲۶۰/-	۱ ماہ
۵۰	مرمت روڈ کٹ وغیرہ نزد مابرو ہوٹل	۱۵۰۰۰/-	۳۰۰/-	۱ ماہ
۵۱	ایک عدد سٹارٹر ۱۵۰ کے ڈبلیو موٹر ۱۲۵ سے ۰۰ ہم امپر ٹنگ (شیلے)			
۵۲	ڈسپوزل ورکس سلانوالی روڈ	۴۰۰۰۰/-	۸۰۰/-	۱۵ یوم
۵۳	بچھانے سیور از کلکتہ بکری تا جمیل روڈ	۹۳۰۰۰/-	۱۸۶۰/-	۲ ماہ
۵۴	جنرل اوور ہالنگ کوڑا گاڑی نمبر ۷۴۴۳			

المشتہر:۔ حافظ محمد یونس چیئرمین بلدیہ سرگودھا IPL-6662

قرآن کریم اور جہیز
بقیہ صفحہ ۲

کہ برات لے جائی جا سکتی ہے اور انصار میں برات کا طریق جاری تھا۔ سو والد صاحب اس وقت کی اپنی رائے کے مطابق کوئی برات رخصتانہ کے لئے کر نہیں گئے بلکہ حضرت اماں جانؓ دلہن کو لے آئیں اور رقت آمیز الفاظ میں نواب صاحب سے کہا کہ میں یہ یتیم بچی آپ کے سپرد کرتی ہوں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں افسوس کہ نکاح کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اسی سال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہم اس سایہ رحمت مجسم سے محروم ہو گئے۔ میرا رخصتانہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۹ء کو حضرت والدہ صاحبہ مکرمہ کے ہاتھوں اور حضرت [illegible] کی دعا کے ساتھ نہایت سادگی کے ساتھ عمل میں آیا۔ مجھے خود والدہ صاحبہ ساتھ لے جا کر ان کے گھر چھوڑ آئی تھیں اور دروازہ تک حضرت [illegible] بھی آئے تھے۔"

(اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰)

قرآنی حقائق اور سنت رسول حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت امام آخر الزمان کی شادی سے متعلق واقعات سامنے رکھ دیئے گئے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ احباب کرام ان نمونوں کو ملحوظ رکھیں گے اور غیر اقوام کے رسم و رواج کے طوق اپنی گردنوں سے نکال پھینکیں گے۔

ششم۔ شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ ہے:۔

"یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس شرط بیعت پر عمل کرنے والے ہوں۔ اسے توڑ کر نافرمانی کرنے والے نہ ہوں۔ آمین۔

درخواست دعا

۱۔ آنریری کیپٹن بدر الدین صاحب پنشنر دارالبرکات ربوہ عرصہ سے گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اکرم ربوہ)

۲۔ خاکسار کا چھوٹا بچہ بعمر ۸ ماہ عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ عبدالکریم ہیلتھ انسپکٹر میرپور آزاد کشمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

بڑا حصہ آج تک اس نظریے پر غیظ و غضب سے تلملا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بادشاہ وقت یزید بن معاویہ، گورنر ابن زیاد اور مفتی قاضی شریح تینوں تابعین میں سے تھے۔ قاضی کو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے بھی قاضی مقرر کیا تھا۔ لیکن تینوں کے مرتبے کو امت مسلمہ نے ٹھکرا دیا۔ اور آج تک نفرت سے اس عقیدے کو ٹھکراتی چلی آ رہی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نرا فلسفہ نہیں۔ یہ مذہب اور دین ہے۔ کسی کے ہاتھ کی بنائی ہوئی سوسائٹی نہیں۔ اسلام زبانی دردوں کا نام نہیں۔ یہ دل کی حقیقتوں کا نام ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مدتے پر معارف اور یادگار خطاب میں سپین میں پانچ سو سال کے بعد پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کے واقعات کی نہایت ایمان افروز تفصیل سنائی۔ حضور نے فرمایا کہ چودھویں صدی کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے حق میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے حضور نے اپنے دورہ ۱۹۷۰ء کا ذکر فرمایا جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پہلی دفعہ سپین تشریف لے گئے۔ مجھے۔ حضور نے بتایا کہ اس دورے میں الحمرا محل کے اندر واقعہ ایک ہوٹل میں جس کی دیواروں پر لا غالب الا اللہ کے الفاظ ابھی بھی موجود تھے ایک رات اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرف سے اس ملک میں مسلمانوں کے شاندار ماضی اور موجودہ بدحالی کے خیال سے مجھے اتنا بے چین کیا کہ میں ساری رات ایک لمحہ کے لئے نہ سو سکا۔ صبح کی نماز کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ اور ابھی اس کا وقت نہیں آیا لیکن یہ ہوگا ضرور۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ۱۹۷۰ء کی بات ہے کہ جب ہم نے یہ کوشش کی۔ کہ ایک ٹوٹی پھوٹی مسجد ہمیں بھی سال کے لئے نماز پڑھنے کو مل جائے۔ حکومت نے اجازت دے دی مگر چرچ نہ مانا۔ لیکن دس سال میں یہ انقلاب ہوا کہ حکومت نے تحریری طور پر مسجد بنانے کی اجازت دے دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہ سارے وعدے پورے کر دیئے جو اس نے دس سال پہلے کئے تھے۔

حضور نے بتایا کہ جس قصبے میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اس کا نام پیڈرو آباد PEDRO ABAD ہے یہ میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی اس بڑی سڑک پر واقع ہے۔ جو کہ سپین میں بڑی بڑی سڑکوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ زمین تین مالکوں سے خریدی گئی ہے۔ اس کا رقبہ قریباً ۴ ہیکٹار ہے۔ اس کے دو اطراف میں ہائی وے (بڑی شاہراہ) اس کے اطراف میں لگتی ہے۔ یہ اونچی نیچی زمین ہے۔ اس کے سب سے اونچے حصے پر مسجد بنائی جا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پیڈرو آباد کے باشندوں کی شکلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی اولاد ہیں۔ ان کے دلوں کو اللہ نے بچایا۔ وہاں پس اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا فضل کیا کہ اس جگہ کا سماں ہی کچھ اور تھا۔ پہلے بنیاد رکھی گئی۔ اس کے لئے آرکیٹیکٹ نے جو کہ قرطبہ کا رہنے والا ہے۔ آٹھ من وزنی ایک پتھر تیار کیا تھا۔ میں نے امریکہ کے مبلغ میر محمود احمد ناصر کو کہا کہ تم اسے پکڑو۔ میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ جس میں میں نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی انگوٹھی

الیس اللہ بکاف عبدہ

پہنی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کے بعد میں نے نہایت سوز و گداز سے قرآنی دعائیں اور اپنی تیار کردہ عربی کی دعائیں کیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نے رقت کے ساتھ دعائیں کیں۔ خدا سے مانگا اور اس یقین کے ساتھ مانگا۔ کہ ہم جو خدا سے مانگ رہے ہیں۔ وہ ہماری اس التجا کو ضرور قبول کرے گا۔ (باقی)

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سال ۸۱-۱۹۸۰ء

نائب صدر و مہتمم اشاعت: مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب
معتمد: منیر احمد چوہدری صاحب
مہتمم تجنید: مکرم نصیر احمد قمر صاحب
" تربیت: " حافظ مظفر احمد صاحب
" اصلاح و ارشاد: " ملک مسعود خالد "
" تعلیم: " عتیق احمد طاہر
" خدمت خلق: " ظہیر الدین منصور احمد
" مال: " مبارک احمد طاہر
" وقار عمل " مرزا رفیق احمد "
" تحریک جدید " شیخ مبارک احمد
مہتمم صنعت و تجارت: مکرم چوہدری فضل احمد صاحب
" مجالس بیرون: " صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب
" صحت جسمانی: " مفتی احمد صادق صاحب
" امور طلباء " قمر احمد شمس "
محاسب: " مبارک احمد خان "
مہتمم اطفال " مرزا محمد الدین ناز "
" مقامی " محمد اسلم شاد منگلا
" عمومی " چوہدری مبارک احمد طاہر "

خاکسار: محمود احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

میاں عبدالرحیم صاحب اوجلوی وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس ہے کہ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب اوجلوی چند سالوں سے دارالضیافت کے ایک کوارٹر میں رہائش پذیر تھے۔ ۹ نومبر ۱۹۸۰ء (چودھویں صدی کے آخری دن) بعمر ۷۵ سال صبح پانچ بجے وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی روز بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب نے کثرت سے شمولیت کی۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ جس کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے آمین۔ خاکسار ظہور احمد (ناظر دیوان)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر فون نمبر ۴۸۳۴
ربوہ بالمقابل ایوان محمود فون نمبر ۳۸۶

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھیے
ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں محفوظ سرمایہ کاری کیجئے
الحمرا اسٹیٹس فون نمبر ۳۸۲۲
699 اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
67 سی نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ فون ۸۵۴۲۱۶

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)
پروپرائٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴